۲

نعت

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

سننا
- مختلف سمعی ذرائع سے کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفت گو، خبر، ڈراما، ہدایت اور فیچر سن کر الفاظ کے اصطلاحی، مجازی اور کنایاتی معانی تک رسائی حاصل کر سکیں۔
- مختلف سمعی ذرائع سے کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفت گو، خبر، ڈراما، ہدایت اور فیچر سن کر عمدہ سامع کے طور پر تیز رفتار سماعت کا مظاہرہ کریں اور مدد رائے دے سکیں۔

پڑھنا
- نظم کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات (براہِ راست، بالواسطہ اور کثیر الجہت) کے جوابات دے سکیں۔
- شاعری کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی سوالات کے جوابات دے سکیں۔

لکھنا
- نظم کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔

قواعد/زبان
- متضاد الفاظ کی جوڑیاں شناخت کرتے ہوئے تحریر میں استعمال کر سکیں۔

شناسی
- نظم بہ لحاظ موضوع (حمد، نعت، قومی و ملی نظم، قصیدہ، دعا/مناجات، منقبت، مرثیہ) میں امتیاز کر سکیں۔

سَراپا	خَتمُ الانبیا	خاکِ شِفا	آبِ بَقا	اِصرار	خاص
	نُورِ وَحدَت	گوش	غُبارِ راہ	شَریعَت	الفاظ

ہدایات برائے اساتذہ کرام

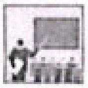

- طلبہ کو اردو شاعری میں "نعت گوئی" کی روایت سے آگاہ کریں۔

ماہر القادری (۱۹۰۶ء۔۱۹۷۸ء)

ماہر القادری اردو کے نام ور شاعر، صحافی، محقق اور نقاد تھے۔ ماہر القادری ۳۰ جولائی ۱۹۰۶ء کو کیسر کلاں ضلع بلند شہر میں پیدا ہوئے۔ آپ کا اصل نام منظور حسین تھا۔ انھوں نے عملی زندگی کا آغاز حیدر آباد دکن سے کیا، پھر بجنور چلے گئے۔ جہاں "مدینہ" بجنور اور "غنچہ" کے مدیر رہے۔ ۱۹۲۸ء میں ریاست حیدر آباد کے مختلف محکموں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ قیام حیدر آباد کے دوران، جب نواب بہادر یار جنگ کی تقاریر کا طوطی بولتا تھا، نواب بہادر یار جنگ نے قائدِ اعظم محمد علی جناح سے ان کا تعارف یوں کرایا "میری تقریروں اور ان (ماہر القادری) کی نظموں نے مسلمانانِ دکن میں بیداری پیدا کی ہے۔" ۱۹۴۳ء میں حیدر آباد سے بمبئی منتقل ہو گئے۔ وہاں فلمی دنیا میں کچھ عرصہ گزارا۔ کئی فلموں کے گیت لکھے جو بڑے مقبول ہوئے لیکن اس چند روزہ فلمی تعلق پر تا عمر متاسف رہے۔ زندگی کا بڑا حصہ حیدر آباد دکن، دہلی، بمبئی میں گزرا اور پھر مستقل قیام کراچی میں رہا۔ قیامِ پاکستان کے بعد انھوں نے کراچی میں مستقل سکونت اختیار کی تھی اور علمی جریدے "فاران" کا اجرا کیا جو ان کی وفات کے کچھ عرصہ بعد تک جاری رہا۔ مولانا ماہر القادری کے شعری مجموعوں میں: ظہورِ قدسی، طلسمِ حیات، محسوساتِ ماہر، نغماتِ ماہر، نقشِ توحید اور جذباتِ ماہر شامل ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں ماہر القادری نے حج کے مشاہدات و تاثرات پر "کاروانِ حجاز" کے نام سے کتاب تحریر کی۔ ماہر القادری ۱۲ مئی ۱۹۷۸ء کو جدہ (سعودی عرب) میں ایک مشاعرے کے دوران انتقال کر گئے اور مکہ مکرمہ میں جنت المعلیٰ کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہوئے۔

پڑھیں

پڑھنے سے پہلے پوچھیں

- نعت میں کس ہستی کی تعریف کی جاتی ہے؟
- کسی مشہور نعت خواں کا نام بتایئے

رسول مجتبیٰ ﷺ کہیے، محمد مصطفیٰ ﷺ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں، پھر اِس کے بعد کیا کہیے

شریعت کا ہے یہ اصرار، ختم الانبیا ﷺ کہیے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوبِ خدا ﷺ کہیے

جب ان کا ذکر ہو، دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے، مرحبا صلِ علیٰ کہیے

مرے سرکار ﷺ کے نقشِ قدم، شمعِ ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے جس کو، مغفرت کا راستا کہیے

محمد ﷺ کی نبوت، دائرہ ہے نورِ وحدت کا
اسی کو ابتدا کہیے، اسی کو انتہا کہیے

غبارِ راہِ طیبہ، سرمۂ چشمِ بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے، جس خاک کو، خاکِ شفا کہیے

مدینہ یاد آتا ہے، تو پھر آنسو نہیں رُکتے
مری آنکھوں کو ماہرؔ، چشمۂ آبِ بقا کہیے

(کلیاتِ ماہر القادری)

مشق

سننا

۱۔ سابقہ نظم میں لغوی، اصطلاحی، مجازی اور کنایاتی معانی کی گفت گو ہو چکی ہے۔ انھی نکات کو سامنے رکھیں اور مختلف سمعی ذرائع سے مظفر وارثی کی نعت "میرا پیغمبر ﷺ عظیم تر ہے" سن کر عمدہ سامع کے طور پر تیز رفتار سماعت کا مظاہرہ کریں اور الفاظ کے اصطلاحی، مجازی اور کنایاتی معانی تک رسائی حاصل کریں نیز اپنی مدلل رائے بھی دیں۔

۲۔ درج ذیل اشعار کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات کے جوابات دیں۔

رسول مجتبیٰ ﷺ کہیے، محمد مصطفیٰ ﷺ کہیے
خدا کے بعد بس وہ ہیں، پھر اس کے بعد کیا کہیے

شریعت کا ہے یہ اصرار، ختم الانبیاء ﷺ کہیے
محبت کا تقاضا ہے، کہ محبوبِ خدا ﷺ کہیے

جب ان کا ذکر ہو، دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے، مرحبا صلِ علیٰ کہیے

سوالات:

الف۔ پہلے شعر کا مرکزی خیال لکھیے۔

ب۔ شاعر کے مطابق شریعت کا اصرار کیا ہے؟

ج۔ شاعر کی نظر میں محبت کا تقاضا کیا ہے؟

د۔ جب حضور ﷺ کا نام آئے تو ہمیں کیا کہنا چاہیے؟

ہ۔ تیسرے شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیں۔

و۔ ان اشعار میں ماہر القادری کا مقصد اور سلوب کیا ہے؟

ز۔ تکنیک کے اعتبار سے یہ نظم کس ہیئت میں لکھی گئی ہے؟

لکھنا

۳۔ درج ذیل نظمیہ اشعار کی حوالوں (شاعری کے پس منظر، انداز بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کریں۔

مرے سرکار ﷺ کے، نقشِ قدم، شمعِ ہدایت ہیں
یہ وہ منزل ہے، جس کو مغفرت کا راستا کہیے

محمد ﷺ کی نبوت، دائرہ ہے نورِ وحدت کا
اِسی کو ابتدا کہیے، اِسی کو انتہا کہیے

غبارِ راہِ طیبہ، سرمۂ چشمِ بصیرت ہے
یہی وہ خاک ہے، جس خاک کو، خاکِ شفا کہیے

قواعد/زبان شناسی

متضاد الفاظ: ایسے الفاظ جو ایک دوسرے کے اُلٹ یا مخالف معانی ظاہر کریں۔ مثلاً: اسلام کا متضاد کفر

۴۔ درج ذیل الفاظ میں باہم متضاد الفاظ کی جوڑیاں شناخت کریں اور ان کے جملے لکھیں۔

باطن، اوج سابقہ زبردست، انجام، توانا، ظاہر، ناتواں،

حقیقی، ناتواں، آغاز، زبردست آئندہ، پستی

نظم بہ لحاظ موضوع میں امتیاز

حمد: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی واحدانیت، یکتائی اور صفات کا ذکر ہو۔

نعت: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں جناب رسالت مآب ﷺ کے اوصافِ حمید کا تذکرہ ہو۔

منقبت: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں صحابہ کرام، بزرگانِ دین اور صوفیائے کرام کی خدمات اور اوصاف کا تذکرہ کیا گیا ہو۔

قصیدہ: ایسی نظم جس میں کسی بادشاہ وغیرہ کی تعریف کی جائے، قصیدہ کہلاتی ہے۔ قصیدے کا بنیادی مقصد ارباب اقتدار کی خوش نودی حاصل کرنا ہوتا ہے یا محض اُن کی فرمائش پورا کرنے کے لیے قصیدہ لکھا جاتا ہے۔

ملی نغمہ: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں وطن اور قوم کی محبت، جذبوں اور ولولوں کا ذکر ہو۔

مرثیہ: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں کسی عظیم شخصیت کی وفات یا کسی دردناک سانحے کا ذکر ہو۔

مناجات دعا: ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں رقت انگیز لہجے میں اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی گئی ہو جیسے اُس کی ذات سامنے ہو اور شاعر انتہائی ملتجی ہو۔

۴۔ حمد، نعت، منقبت، ملی نغمہ اور مرثیہ کے تین تین ایسے اشعار لکھیں جن سے پانچوں اصناف نظم کا موضوع کے لحاظ سے امتیاز ممکن ہو سکے۔

سرگرمی

جماعت میں ایک دورانیے پر مشتمل محفل نعت منعقد کریں جس میں ساتھی طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ اس میں عقیدت و احترام سے شریک ہوں۔